REGISTERED

No 890

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۲۹ + ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی ۱۲ مئی ۱۹۱۱ء نمبر ۱۹

۳- خانگی فرائیض اُردو ۴ر ۔ رومن ۸ر +
۴- کشف الحقائق اُردو ۸ر +
۵- مسیح کی تعلیم اُردو ۴ر ۸ر رومن ۸ر ۱۲ر +

۲- اسلام میں مسیح ۱ر +
۳- ینابیع القرآن ۳ر +
۴- برنباس کی انجیل ۱ر +
۵- بائیبل یا قرآن ۱۰ر +

۴ سلسلہ اصلاح اُردو

۱- اصلاح زراعت ۱ر +
۲- اصلاح حفظان صحت ۱ر +
۳- دستکاری کی ترقی ۲ر +
۴- اصلاح تمدن ۵ر +
۵- اصلاح اخلاق ۴ر +
۶- ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر +
۷- بچوں کی پرورش ۱ر
۸- شادی کی بابت خیالات ۱ر +
۹- سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰- صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۴ سلسلہ اسلام اُردو

۱- خدائے اسلام ۲ر +

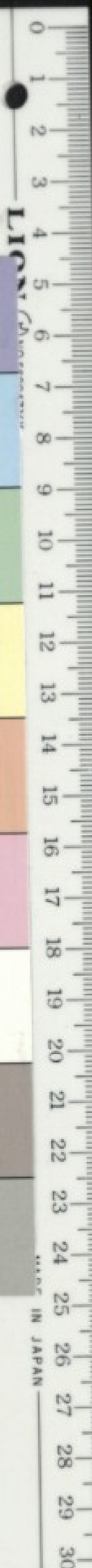
۵- سلسلہ ہنود اُردو

۱- وشنو کے دس اوتار ۲ر +
۲- آواگون یا آئیندہ زندگی ۲ر +
۳- ردّ تناسخ ۴ر +
۴- ویدوں کی قربانیاں ۳ پائی
۵- ویدوں کی دیوتا پرستی ۳ پائی
۶- ویدوں کی ازلیت ۶ پائی
۷- ہندوؤں کے تیوہار ۶ پائی

گیت کی کتابیں

زبور اور گیت
خدا کی عبادت کیلئے رومن اردو
۱- گیتیں معہ راگ - جلد کپڑا ۱ہے +

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری
سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشان

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۱۲۔ مئی ۱۹۱۱ء

اخبار کی بہار

البنین لوگ اب تک زور پر ہیں۔ جرگش کا ٹمڈر اب تک مقام ترسی میں گھرا ہوا ہے۔ خبر ملی ہے کہ البنین مونٹی گرین کی مدد سے برابر حملہ کرتے ہیں بسنزی بوزوک لوگوں کی فوج نے باغیوں کے ہاتھ سے سخت شکست پائی ہے اور جو باقی رہے وہ فوج سے نکالدیئے گئے۔

جرمنی کے کراؤن پرنس اٹلی میں پہونچے ہیں اور وہاں اٹلی کے بادشاہ اور رانی اور بڑے بڑے افسر لوگ ان کے ملنے کے لئے سٹیشن پر آئے۔

ایک روسی سیاح بنام پوداجی نے کچھ فوجی بھید انگریزوں کے ہاتھ بیچ دیئے جس کے عوض اُس کو ۱۲ سال کا جیلخانہ ہوا۔

انگلستان میں آلو کا کال ہونیوالا ہے۔ کیونکہ فرانس میں فصل خراب ہو گئی ہے۔ اور قیمت ڈیوڑھی ہو گئی ہے۔

مسٹر ڈیسل جو تیل کے چلانے والے انجن کے ایجاد کرنے والے ہیں کہتے ہیں کہ جہازوں میں کوئلے کے عوض مٹی کا تیل چل سکیگا۔ چنانچہ اب اس قسم کا ایک جنگی جہاز تیار ہو رہا ہے۔

کلکتہ میں بادشاہ کی آمد کے جلسے کے وقت سب اسکول کے لڑکوں کو ضیافت دی جاویگی۔ اور سب غریبوں کو کھانا کھلایا جاویگا۔

ماہ مارچ میں مغربی ہمالیہ پر برف کثرت سے پڑتی رہی اور اس ماہ کے بعد اپریل میں بھی پڑتی رہی ہے۔ اس لئے پنجاب کی ندی اور نہریں اور دریا پانی سے بھرے رہینگے۔

جرمنی میں ایک نیا جہاز بنا ہے جس کا نام ڈنٹیس چلنے والا ہے یہ ۱۵۰ میل ۲۰ مسافر لیکر اُڑا ہے۔

امریکہ سے ایک جہاز میں ۸۰۰ آدمی ڈسمبر میں ہندوستان کی سیر کرنے آئینگے اور پہلے رنگون میں اُترینگے۔

پنجاب کے لفٹنٹ گورنر نے مولوی محمد انشاءاللہ کو جو کہ لاہور کے اخبار وطن کے اڈیٹر اور مالک ہیں ۲۰۰ روپیہ انعام دیئے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اُردو زبان کی بہت عمدہ کتابیں بنائی ہیں۔

کانپور کی ایک یوروپین کوٹھی نے بریلی میں ایک کارخانہ دیاسلائی جاری کرنے پر کمر باندھی ہے۔

کرشنگر (کلکتہ) میں ایک اراضی پر ہنگامہ ہوا۔ ایک آدمی ہلاک تین سخت مجروح کئے گئے۔

بالاسور کے متصل سخت حادثہ ریلوے سے کئی مسافر مجروح اور قریب ایک لاکھ کا مالی نقصان ہوا۔

فیروزپور کے موضع سیتو کے باشندوں پر دو سال کے لئے تعزیری پولیس قایم کی گئی ہے۔

بنگال کے مختلف نواحوں سے جیپ ڈکیتیوں کی خبریں آتی ہیں۔ جیسور مرشد آباد۔ نمریہ۔ کوشتائی۔ ایک گھر پر چھ مسلح ڈاکو آ پڑے لیکن گھر کی چار عورتوں نے وہ دلیری دکھائی کہ ڈاکو فرار ہو گئے۔

مدراس وٹوٹی کورن کے درمیان بھی ایک مسافر دو گاڑیوں کی ٹرینوں میں ٹکر ہوئی۔ ۱۸ اپریل چار مسافر ایک نائیں مجروح۔ مسافر گاڑیاں چکنا چور اور پٹری سے اتر گئیں سڑک اکھڑ گئی۔

دورہ کرنے والے سرکاری افسروں کو موٹر کار خریدنے کو سرکار سے ۵۰۰۰ روپیہ بطور پیشگی دیا جاویگا۔ یہ روپیہ قلیل قسطوں سے تنخواہ سے تین سال کے اندر وصول کرینگے۔ سفر خرچ پر نظر ثانی کرینگے۔

ڈہاکہ میں جدید صوبہ کے صدر دفاتر پر ۹۶ لاکھ خرچ کرینگے اب تک ۴۳ لاکھ خرچ ہو چکا ہے۔

گورنمنٹ ہاؤس بصرف پونے ۹ لاکھ تیار کیا گیا دفاتر سکریٹریٹ ۹ لاکھ۔ گورنمنٹ پریس تین لاکھ۔

مرگوئی (دیبا) میں اتوار کو سخت آگ لگی۔ ۴۰۰ مکان جل گئے۔ ایک کارخانہ چاول اور کئی کشتیاں بھی۔ ۹۰ ہزار تھیلے وہاں راکھ ہو گئے۔ لاکھوں روپیہ کا نقصان ہو گیا۔ بیمہ شدہ نہیں تھا۔

دربار کارونیشن دہلی پر والیان ریاست کے حشم و خدم کی کل تعداد ۴۰ ہزار تک ہوگی۔

تار کی بہار

ہاؤس آف کامنز میں کل سر ایڈورڈ گرے نے لارڈ سالسڈشی کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ جاپان کے وائیٹی اجارہوں کے سوال پر جداگانہ معاہدہ کیا جاویگا۔

مراکو کی حالت پھر خراب ہوگئی باغیوں نے سلطان کی فوج کو شکست دے کر بہت سے آدمیوں کو قتل و زخمی کردیا۔ اہل فرانس زور دیتے ہیں کہ سلطان مراکو کی مدد کی جاوے اور اگر ضرورت ہو تو براہ راست دخل دیکر بغاوت فرو کی جاوے

سمرنا ایشیا کوچک میں ترکوں نے یونانی اشیائے تجارت کو پھر بائی کاٹ کردیا۔ یونانیوں سے مٹی کا تیل کوئی نہیں خریدتا۔ یونانیوں کے زیتوں کے درخت جلاڈالے۔

سکونشین واقعہ پین سلونیا کی کان بانگوسٹ آئین میں آگ لگ گئی اور پچاس ساٹھ کان کن دم گھٹ کر مرگئے۔ بٹلن کی پیٹرنا پیٹر کا ایک حصہ اڑگیا اور ۱۵۰ قیدی جو کان میں کام کرنے کے لئے بلائے گئے تھے ان میں سے صرف ۵۴ زندہ باہر نکلے۔ ان قیدیوں کے سوائے ۲۰ کے باقی کل حبشی تھے۔

آلدبرگ کے شمال میں مقام تھارپ پر ساحل بحر کا ایک حصہ زبردست لہر سے کٹ گیا۔ اس میں سے ابتدائی شاہان سیکسن کے زمانہ کے سینکڑوں اور پرانے زیوروں کا ایک ذخیرہ برآمد ہوا ہے۔

ٹرکی گورنمنٹ نے اپنی عیسائی فوج میں پادریوں کا تقرر منظور کرلیا ہے۔ اس سے سب عیسائی خوش ہیں÷

مشنری اور کلیسیائی خبریں

ہندوستان میں میتھوڈسٹ کلیسیائیں دو ہیں۔ یعنے امریکن میتھوڈسٹ اپسکوپل اور دوسری انگلش ویسلین حال میں اسبات پر غور کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان میں یہ دونوں کلیسیائیں ملکر کام کریں۔ امید ہے کہ ایسا انتظام جلد ہوگا۔ جبکہ پریسبیٹرین کلیسیائیں آپس میں متحد ہوگئی ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ میتھوڈسٹ کلیسیائیں آپس میں متحد نہ ہوں

نیویارک کا ففتھ ایونیو پریسبیٹیرین چرچ اتنا بڑا ہے کہ اس میں ۲۵۰۰ آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ اور وہ ایک سال میں ۵۰ ہزار پونڈ مشنری کام کے لئے چندہ جمع کرتا ہے۔

میسور میں چار نوجوان مسیحیوں نے اپنے آپ کو خداوند کی خدمت کے مبارک کام کے لئے مخصوص کیا ہے۔ ہندوستان اور پنجاب میں بھی اس کی بڑی ضرورت ہے کہ یہاں کے نوجوان اپنے آپ کو خاص سرگرمی کے ساتھ مخصوص کریں تاکہ اس ملک کے لوگوں کے درمیان خدمت کرنے کا کام ترقی پاوے۔ جس کی بڑی ضرورت محسوس ہورہی ہے۔ کاشکہ روح کے بھرے ہوئے نوجوان اس خدمت کے لئے ہر جگہ پیدا ہوں

مشن کے کام میں مدد دینے کو بعض لوگ ایک بوجھ سمجھتے ہیں اسکی نسبت ایک صاحب نے چین کی ایک لڑکی کی مثال سنائی جو اپنے بھائی کو اٹھائے لے جاتی تھی ایک آدمی نے اسے کہا کہ تم بہت بوجھ اٹھا رہی ہو اس پر لڑکی نے کہا کہ بوجھ نہیں یہ تو میرا بھائی ہے۔ اس طرح سے مشنری کام میں بہت خوشی سے ہر ایک مسیحی کو حصہ لینا چاہئے۔ اور اس کو بوجھ نہ سمجھنا چاہئے کیونکہ جنکی ہم نے مدد کرنی ہے وہ ہمارے بھائی ہیں جنکے لئے مسیح موا ہے۔ تاکہ وہ بھی نجات پاویں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح کی بخشش عامہ

نمبر ۱۱

فضل کے بیش بہا چشمے کی تیسری نعمت تقدیس ہے۔ یعنے پاک کئے جانے کا مبارک عمل۔ پہلی دو باتیں تو فوراً عمل میں آجاتی ہیں۔ جونہیں کہ کوئی گنہگار تائب ہوکر ایمان لاتا ہے تو یہ دو نعمتیں فوراً حاصل ہو جاتی ہیں کہ وہ آناً فاناً خدا کا فرزند بن جاتا اور راستباز ٹھہرایا جاتا مگر چونکہ اس کو اس کے بعد اس دنیا میں رہنا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ فعل تقدیس کا اس کی زندگی میں اُس کے ایمان کے اندازے کے مطابق شروع ہو جاتا ہے۔ اور جس قدر وہ ایمان میں پختہ اور مستقل ہوتا جاتا ہے وہ اس نعمت میں ترقی کرتا جاتا ہے۔ حتی کہ مرنے تک وہ ایماندار اس دنیا میں خادم کی حیثیت میں خدمت بجالاتا ہوا تقدیس کے مبارک فعل میں اپنے روحانی سفر میں آگے بڑھتا جاتا ہے۔ روحانیت میں بڑھتا جاتا اور خدا کے عرفان میں مضبوط ہوتا جاتا اور روح القدس کی برکت سے فیضیاب ہوکر اُس کی روحانی زندگی نشوونما پاکر پاکیزگی میں بڑھتی چلی جاتی ہے اور آخرکار جب اُس کا سفر آخر تمام ہو چکتا ہے تو وہ اپنے خاکی خیمہ کو چھوڑ کر جلالی تاج کے لئے اپنے منجی کے وسیلے سے خدا کے پاک آرام میں داخل ہو جاتا ہے جہاں مقدسوں کی صحبت اور ابدی آرام میں ابدالآباد رہیگا۔ اور یہ پوری نجات ہے۔ جو فضل کے وسیلے سے ایماندار کو یسوع مسیح کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے جس کا ذکر کلام الٰہی انجیل مقدس میں مرقوم ہے۔

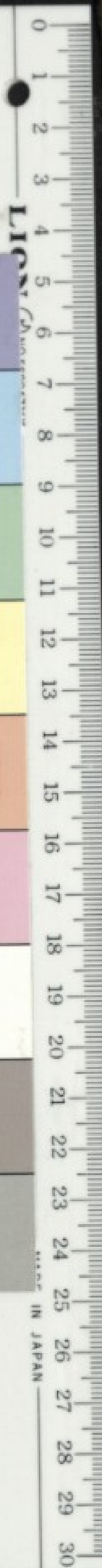
انسان خواہ کسی مذہب میں کیوں نہ ہو یہی غرض رکھتا ہوا معلوم ہوتا ہو کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے اور قدوس خدا کے حضور جانے اور اس کی حضوری میں رہنے کے لائق ہو جاوے پر جب تک وہ پاک اور تمام قسم کے گناہوں سے مبرا نہ ہو جاوے اس مراد کو حاصل نہیں کر سکتا اور اپنی خود کردہ نیکیوں اور نیک اعمال سے یہ مراد حاصل نہیں ہوتی۔ یہ انجیل مقدس میں صاف بتایا گیا ہے کہ یسوع مسیح کا خون ہم کو تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے۔ اور صرف یہی ایک چشمہ ہے کہ جس میں غسل کر کے گنہگار پاک ہو سکتا۔ اور روح القدس کی برکت کے وسیلے سے قدوس خدا کے حضور میں کھڑا ہونے کے لائق ٹھہر سکتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ مبارک وہ جو پاک دل ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے ٭

کئی روز گذشتہ ہفتہ میں رادھا سوامی صاحبان کے گورو کے تشریف لے آنے کے سبب سے بڑی رونق رہی۔ ٹولیوں کی ٹولیاں مرد و عورت دور دور سے اس مذہب کے پیرو جمع ہوئے اور مالیر کوٹلہ کے نواب صاحب کی کوٹھی پر جلسے ہوتے رہے ہر ایک مرد اور عورت نے گورو کے درشن کرتے وقت کم از کم ایک روپیہ چڑھاوا چڑھایا اور اس طرح زر کثیر جمع ہو گئی۔ یہ مذہبی فرقہ خاص طور سے شبدیا کلام کو ماننے کا فخر کرتا ہے جو در حقیقت ایک بڑا گہرا اور پر مطلب راز ہے مگر عملی صورت میں اصل حقیقت سے دور رہا کر نجات کے اصلی اور ضروری مقصد سے محروم رہتا ہے۔ کیونکہ ان کی تحقیق شبد یا کلام کے مجسم ہو کر نجات کے طریق کو کامل کرنے سے انکاری ہے اور وہ خالی لفظوں ہی کے اوپر فدا ہوتے ہیں اور اس کی اصلیت سے ناآشنا رہتے ہیں۔ یہ مذہبی فرقہ ہندوؤں کے قدیم مذہب سے بالکل فرق ہے۔ اگرچہ ان میں بھی اب دو فرقے ہو گئے ہیں۔ جن میں سے ایک ہندو مذہب کی قدیم کتابوں کا قائل ہے۔ جن کا پیشوا مقام آگرہ میں ہے اور دوسری قسم کا فرقہ آگرہ والا ہے۔ جو کسی ہندو قدیم کتاب کو نہیں مانتے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا ہمارے بھائی رادھا سوامی صاحبان کی آنکھوں کو کھولے تاکہ وہ تحقیقی شبد یا کلام کو جو دنیا میں مجسم ہو کر آ چکا ہے مانیں اور اس پر ایمان لا کر نجات ابدی کو حاصل کریں۔

گورو کل کانگڑی کا نواں سالانہ جلسہ ۱۲ اپریل سے ۱۸ اپریل تک بڑی دھوم دھام سے ہوتا رہا۔ ہمعصر پرکاش کا گورو کل نمبر مطبوعہ ۲۵ اپریل اس جلسہ کی پوری کیفیت شائع کرتا ہے جس کے سرورق پر مہاتمہ منشی رام جی کی تصویر دکھلائی گئی ہے۔ اور ظاہر کیا گیا ہے کہ مہاتمہ صاحب نے آخری جائیداد جو اب تک اُن کے اپنے قبضہ میں تھی۔ یعنے ایک کوٹھی مقام جالندھر میں تھی اب آخر کار آریہ سماج کو دان میں دے دی۔ یہ تمام بیان بڑا دلکش اور عجیب ہے اور اس جلسہ میں پون لاکھ روپیہ کا ایک دم جمع ہو جانا ہی ایک بڑی بات ہے غرضیکہ آریہ سماج کی بڑی کوشش جو گذشتہ سالوں سے ہوتی رہی ہے۔ اس سال گورو کل کی تعلیم بالکل منت کرنے سے درجہ عروج تک پہونچ چکی ہے۔ اور اس سے بڑھ کر حوصلہ افزائی کا دوسرا کونسا کام ہو سکتا ہے؟ کہ جس سے آریہ سماج کے ہونہار نوجوان سنسکرت زبان کے عالم ہو کر وید کے پرچار کے لئے تیار ہو کر نکلنے والے ہیں۔ یہ تمام باتیں آریہ سماج کے لئے نیک فال ہیں اور اگر اُن کی مستقل کوشش ایسی رہی تو وہ بہت کچھ کر دکھلا دینگے۔

ہمارے خیال میں آریہ سماج کے سر پر ایک بڑا اور ضروری فرض ابھی تک یہ پڑا ہوا ہے۔ کہ وہ کوشش اور سعی کر کے وید کا ترجمہ اپنے ملک کی خاص خاص زبان میں کر دے جس کی بڑی ضرورت ہے تاکہ لوگ دیکھ لیں کہ وید کی اصل تعلیم کیا ہے۔ کیونکہ ترجمہ نہ ہونے کی وجہ سے یہ بات اب تک اندھیری پڑی ہوئی ہے۔ پر اس میں ایک مشکل یہی ہے کہ ترجمہ ٹھیک ہونا کہ اس طور سے کہ جس کا کچھ کا کچھ ترجمہ کیا جاوے کہ جس سے سچائی چھپائی جاوے۔ اور جب ترجمہ ہو جاویگا تو لوگوں کو موقعہ ملیگا کہ وید کی تعلیم کا بائبل کی تعلیم سے مقابلہ کر لیں۔ اور اس حالت میں اصل سچائی نظر آ جاوے گی۔ اور سچ اور جھوٹ کا فیصلہ ہو جاوے گا کاش کہ یہ کام جلد کیا جاوے اگر آریہ سماج نہیں کرتا تو سناتن پنڈتوں کو ہی اس طرف متوجہ ہونا چاہئے اور ایک عمدہ اور صحیح ترجمہ وید کا پبلک کے ہاتھوں میں ہونا بہت ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور لوگ صرف سنسکرت زبان کو طوطے کی طرح پڑھ کر ہی اس کے اصل مطلب سے ناواقف رہتے ہیں۔

ایسٹر کے ایام اب گذر چکے۔ ہمعصر اٹیمن کرسچن میسنجر ایسٹر کے دنوں میں خوشی منانے کی نسبت لکھتا ہے کہ مسیحیوں کے تہوار شمار میں تھوڑے ہیں لیکن جو کچھ ہیں روحانی ان کے مطلب روحانی ہیں۔ اگرچہ ہم خوشی کرتے اور اپنی خوشی کو عمدہ لباس اور عمدہ خوراک سے ظاہر کرتے ہیں تو بھی اسباب کو بھولنا نہیں چاہئے کہ ہمارے کل تہوار پاک ہیں اور روحانی مطلب سے پُر ہیں لہذا جب ہم خوشی کرتے ہیں تو روحانی تازگی اور برکتوں کو حاصل کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔ بڑا دن ہمارے منجئی کی پیدائش کا دن ہے۔ گڈ فرائیڈے اسکی صلیبی موت کی جو ہماری مخلصی کے لئے یادگاری کا دن ہے لیکن ایسٹر جسکو ہم اس تہوار کو مانینگے مسیح کی نجات کے کام کی تکمیل کا دن ہے اور اسلئے ان سب تہواروں میں زیادہ مقدم ہے ہم غیر اقوام کی مانند کسی گذرے ہوئے پیر یا ملی یا شفی کی



دینی سوال وجواب

اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ دشمنوں کے مسخر کرنے کے لئے اس طریق پر ہندوستان کے ایک بیدار مغز عقلمند بادشاہ نے بھی عمل کیا تھا۔ متکبر راجپوت جن کو مسلمان حملہ آوروں نے سلطنت سے محروم کیا تھا اور جو طبعاً اسلامی سلطنت کے دشمن تھے اکبر کی اس دور اندیشی اور حکیمانہ طریق اور عقلمندانہ روش کے باعث اُس کے جاں نثار دوست بن گئے تھے۔ اور جن کو وہ پہلے دشمن خیال کرتے تھے۔ اب وہی ان کے داماد اور بہنوئی تھے۔

اقول ۔ اس کو ہم حکمت عملی کا نام دے سکتے ہیں۔ لیکن ایسے کاموں کو اگر خدا کے احکام سے ملایا جاوے تو سراسر خلاف شریعت الٰہی کے ٹھہرتے ہیں۔ جو کام صرف کسی مطلب اور غرض کے لئے ہوتا ہے۔ اس میں حقیقی مطلب پایا نہیں جاتا مطلب براری ضرور ہو جاتی ہے۔

قولہ ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رشتہ داری کے تعلق سے ایک اور بات بھی مقصود تھی ان بیویوں کے خویش واقارب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آتے جاتے تھے۔ اور اس طرح سے اُن کو آپ سے ملاقات کرنے اور آپ کے اخلاق اعادات و مذہب کا مطالعہ کرنیکا موقعہ ملجاتا تھا۔ جس کا اکثر یہی نتیجہ ہوتا تھا کہ وہ مسلمان ہو جاتے تھے۔

اقول ۔ جب رشتہ داری ہوگئی اور راہ و رابطہ قایم ہوگیا تو پھر تمام کام حل ہوگئے جھگڑا ختم ہوگیا۔ اب اسلام قبول کرنے میں کیا دقت ہو۔ لیکن واضح ہو کہ ایسے وسیلوں سے کسی مذہب کا پیرو بن جانا کوئی خوبی میں داخل نہیں ہے۔ کیونکہ ایسی باتوں سے کسی مذہب کی سچائی ثابت نہیں ہوتی البتہ دنیاوی مطلب اور غرض تو پورے ہو جاتے ہیں۔

قولہ ۔ اگر کوئی دیکھنے والی آنکھ ہو اور سوچنے والا دل ہو تو اسے یہاں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور سچائی کی ایک اور شہادت ملتی ہے۔ کیونکہ کسی کاذب کا یہ عمل کرنا کہاں ہو سکتا ہے کہ دشمن کو گھر لاکر اسے اپنی ذات اور اپنے مذہب کی کمزوریوں کے دیکھنے کا موقعہ دے۔ اور اپنی عادات اور اخلاق کو مخالفت کی نکتہ چینی آنکھ کے نیچے رکھے۔

اقول خود ہی جو کو اچھی طرح سے بتایا جاتا ہے کہ رشتہ داری کے تعلقات کے وسیلے سے لوگ دوست بنائے جاتے ہیں۔ اور پھر ان دوست بناتے ہوئے لوگوں کو دشمن گردانا جاتا ہے۔ جب وہ داماد اور بہنوئی بن گئے تو بھی دشمن رہے۔ ہم دیکھنے والی آنکھ سے دیکھ رہے ہیں اور سوچنے والے دل سے سوچ رہے ہیں۔ کہ حکمت عملیوں کو کام میں لاکر اچھی حکمت کی راہ سے کام نکالے جاتے ہیں اور کمال دانائی استعمال کی جاتی ہے۔ لیکن صداقت اور سچائی کی شہادت کونسی ہے اُس کا ذکر اگر اڈیٹر صاحب مفصل طرح کریں تو بہتر ہو۔

کلکتہ سے ۴۵ طلبا وظائف علوم حرفتی کے لئے بھیجے گئے۔ اُن کو ٹون ہال میں الوداعی جلسہ دیا گیا ہے۔

اقتباس

تکلیفات کی بھٹی

ٹھنڈے لوہے کو تو اُس کو کسی اچھی صورت میں بنانے کی کوشش کرو تمام کوشش بے فایدہ ہوگی۔ اس کا کچھ بن نہ سکیگا۔ مگر اگر تم اُس کو اہرن پر رکھدو اور اُس کے اوپر ہتھوڑوں کی بھاری چوٹیں لگاؤ اور اپنے سارے زور سے لوہار کے بڑے ہتھوڑے سے اس کو کوٹو اور پھر آگ میں ڈال دو تو وہ اگرچہ پہلے سخت تھا۔ پر اب نرم ہو جاتا اور اس پر بھی تاثیر ہوتی اور مطلوبہ شکل میں بن سکتا۔ ٹھیک اسی طرح سے اپنے دل کو لو۔ جیسا کہ یہ قدرتی ہے اور اُس کو دکھ و آزمائش اور تکلیفات کی بھٹی میں پڑنے دو۔ اور تب وہ نرم ہو جاویگا۔ اور اس حالت میں اس کو خداوند یسوع مسیح کی شکل میں ڈھال لو۔ خداوند یسوع مسیح کی نیک چال چلن کا سانچہ جو انجیل مقدس میں ظاہر کیا گیا ہے۔ انسان کی زندگی کو اپنے مطابق بنا سکتا ہے۔ سپرجن۔

کلیسیا کی روشنی

جس طرح سے کہ تاکیوں یا روشندانوں کی بناوٹ ایسی ہوتی ہو کہ اندر سے بڑے ہوتے ہیں پر باہر سے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اسی طرح جو کلیسیا کے اندر ہیں زیادہ برکتیں پاتے ہیں بہ نسبت اُنکے جو کلیسیا سے باہر رہتے ہیں۔ وہ جو باہر ہیں فرعون کے دشمنوں کی طرح اندھیرے میں رہتے ہیں۔ جو مصر میں تھا لیکن بنی اسرائیل کی طرح جو روشنی میں تھے کلیسیا کے اندر رہنیوالے کلیسیا کی برکتیں حاصل کرتے ہیں۔



مراسلات

صلیب کا بہادر

گارلٹ اور سالٹ دونوں رات بھر کے بھوکے اور پیاسے تھے۔ تو بھی خلاف طبع کھانے کو دیکھ کر وہ اس کشمکش میں پڑ گئے کہ ان کا کھانا ہمارے لئے جائز ہے یا نہیں۔ گارلٹ نے کہا کباب کا کھانا کوئی عیب نہیں یہ تو روغن نما ہے۔ ہم ایسی غذا بہت دفعہ کھا چکے ہیں۔ لیکن شراب کا پینا کسی قدر ہمیں خدشے میں ڈالتا ہے۔ سالٹ نے کہا ایک گھونٹ شراب پی لینے میں بھی کوئی عذر نہیں۔ کیونکہ اس سے ہم نشے میں نقصان نہیں ہونگے جیسا کہ اس کبریش فرقے کا دستور ہے۔ اگرچہ ہم یہ جانتے ہیں کہ اس قسم کا کھانا ہمیں دینا ابلیس کی شرارت ہے۔ تو بھی طاقت قائم رکھنے کے لئے ہم اس کو بہتر اور مناسب طور سے استعمال کریں اور خدا سے برکت مانگیں کہ اس کھانے کو پاک کرے۔ یہ کہکر دونوں نے برکت مانگی اور کھانا تناول کیا۔ باقی آئیندہ۔

کیا وید نت ہیں؟

ویدوں کی اصل نامی رسالے میں ہم ثابت کر چکے ہیں کہ وید ایشور کرت نہیں ہیں۔ بلکہ رشیوں نے وید منتر رچے۔ سو وید نت ہیں۔ یا نہیں یہ ایک فضول سوال ہے لیکن تو بھی جس حال اہل ہنود اور خصوصاً ہمارے آریہ بھائی ویدوں کو نت مانتے ہیں۔ تو مناسب ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے ہم اس مسئلہ پر بھی غور کریں۔

تعریف: نت کس کو کہتے ہیں؟ سوامی دیانند سرسوتی اس کی یوں تعریف کرتے ہیں کہ جو ودمان ہو اور جس کا کارن کوئی بھی نہ ہو ارتھات سوئم کارن روپ ہی ہو اُس کو نتیہ کہتے ہیں۔ دیکھو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۴۰۔

اس کا مطلب یہ ہو کہ جو موجود ہو اور جس کی علت کوئی بھی نہ ہو یعنی آپ ہی علت ہو اس کو نتیہ کہتے ہیں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ نتیہ وہ ہے۔ جو خود ہست۔ Self-existent ہو کسی سے پیدا نہیں ہوا بلکہ اپنی علت آپ ہی ہے۔ عام محاورہ میں نتیہ وہ ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ تک رہیگا۔ یعنی انسانی وغیرہ فانی شئے کو انتیہ کہتے ہیں۔

نتیہ کی تعریف میں ہم بھی سوامی جی کی اس تعریف کو مدنظر رکھکر ہم اس بات کی جستجو کرینگے کہ وید نتیہ ہیں یا نہیں۔

اہل ہنود کا عام عقیدہ تو یہی ہو کہ وید نتیہ ہے۔ سوامی دیانند اور ان کے پیرو بھی ویدوں کو نتیہ مانتے ہیں۔ یعنی ویدوں کے منتر بھاگ کو جس حال کہ ان دنوں میں انہیں کا بہت زور ہے۔ سو مناسب ہو کہ ویدوں کے نتیہ ہونے کی بابت وہ جو مشہور دلائل پیش کرتے ہیں اُن پر غور کریں۔

دلیل اول۔ وید ایشور سے اتپن ہوئے ہیں اس سے وہ سوات نتیہ سوروپ ہی ہیں کیونکہ ایشور کا سب سامرتھ نتیہ ہی ہے دیکھو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲۰۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ وید ایشور سے پیدا ہوئے اس لئے وید بذات خود نتیہ ہیں کیونکہ ایشور کا سب سامرتھ نتیہ ہے۔

جواب۔ ہماری سمجھ میں سوامی جی کی یہ دلیل سوامی جی کی مذکورہ بالا نتیہ کی تعریف کی تردید کرتی ہے۔ کیونکہ سوامی جی فرماتے ہیں کہ وید ایشور سے اتپن ہوئے۔ سو ویدوں کا کارن (علت) ایشور ہے۔ وید کارن روپ نہ ہوئے۔ بلکہ وہ محض کاریہ (معلول) ٹھہرے۔ بس وید نتیہ نہیں ہیں۔ کیونکہ نتیہ کی تعریف میں آپ نے صاف فرمایا کہ نتیہ اس کو کہتے ہیں جس کا کارن کوئی بھی نہ ہو۔ باقی آئیندہ

ضرور پڑھیے

ایک لڑکے کی ہمدردی

واقعہ ۱۴ اپریل قریب ۴ بجے شام کو ایک لڑکا بنام گربخش سائیکل پر چڑھے بازار سے کرنپور بازار کو جا رہا تھا۔ اُدھر سے ایک گھوڑا گاڑی آ رہی تھی۔ جب لڑکے نے سائیکل کو بچانا چاہا تب گھوڑا گاڑی سے ٹکرا کر سائیکل معہ لڑکے کے گر پڑی اور گھوڑا گاڑی کا ایک پہیا لڑکے کی ٹانگ پر سے گذر گیا جس سے لڑکے کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ یہ تکلیف رسیدہ لڑکا سڑک پر پڑا چلا رہا تھا۔ اور اگرچہ کئی شخص اس کے قریب سے گذر گئے پر کسی نے توجہ نہ کی اتنے میں ایک لڑکا جس کا نام مرتضیٰ حسین ہے وہاں سے گذرا اور اس لڑکے کی حالت دیکھکر اُس کے قریب گیا۔ اور اس کی پگڑی کھولکر اُس کی ٹانگ کو باندھا۔ اور قریب ۳ گھنٹے اس کے پاس بیٹھکر اس کی خدمت اور حفاظت کرتا رہا۔ مرتضےٰ حسین کہتا ہے کہ میں نے کئی شخصوں سے کہا کہ اگر تھوڑی مدد کرو پر لوگ ہنستے ہوئے چلے جاتے تھے بمشکل سے دو یا تین شخصوں کے میں نے ہاتھ جوڑے۔ اور کہا خدا کے واسطے اس کو ٹانگے میں لٹا دو اور ایک لڑکے کو جو اس وقت وہاں آ گیا۔ اس کو گربخش کے باپ کے پاس اسی سائیکل پر خبر دینے کو دوڑایا۔ جب کہ گربخش کا باپ آیا۔ صرف اس نے اُس لڑکے کو

اُس کی خدمت کرتے پایا اور اس ہمدردی کے واسطے مرتضیٰ کو ایک اٹھنی دینے لگا۔ مرتضیٰ حسین نے کہا میں نے پیسہ پانے کی غرض سے اُس کی خدمت نہیں کی۔ یہ تو میرا فرض تھا۔

ناظرین کو معلوم ہو کہ مرتضیٰ حسین کی عمر قریب ۱۲ برس کی ہے۔ اور اے۔ پی مشن ہائی اسکول میں پڑھتا ہے۔

اسکول میں ہر روز آدھا گھنٹہ دعا کے واسطے مقرر ہے کمترین نے پیر کے روز مقدس متی کی انجیل کے ۱۰ویں باب کی ۹ سے ۱۵ویں آیات تک پڑھا اور خداوند مسیح کے شاگردوں کا حال بیان کیا تھا۔ کہ وے بیماروں کو چنگا کرتے تھے پر اُن سے کچھ لیتے نہ تھے سنت میں اُن کی خدمت کرتے تھے۔

جب اس لڑکے سے دریافت کیا گیا کہ تمہارے دل میں یہ خیال کیونکر پیدا ہوا کہ اس کی مدد کرنا چاہیے تب اُس نے بتلایا کہ صبح کو دعا کے وقت اسی قسم کا بیان اور نصیحت کی گئی تھی۔ وہ مجھ کو یاد رہا۔ خدا کا شکر ہو کہ وہ اپنے پاک کلام کی تاثیر سے چھوٹے دلوں پر کیسی جلدی کرتا ہے۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس چھوٹے لڑکے نے ایک بڑے لیڈر سے بھی بڑھکر کام کیا۔ اور یہ بالکل سچ ہے کہ ملک کو ایسے نیک سامری لڑکوں اور جوانوں اور بڈھوں کی بڑی ضرورت ہے خدا ہر دل میں یہ روح پھونکے۔ آمین۔ خادم ایم سی نیوٹن گل دہرہ دون

دہرہ دون میں ایک شخص کسی جوہڑ میں جھک کر پانی پی رہا تھا۔ اتفاق سے اس کی ناک کے دونوں سوراخوں میں دو جونکیں چڑھ گئیں۔ تالابوں میں اس طرح سے پانی پینے میں بڑا خطرہ ہوتا ہے

راقم گل

کلیسیاؤں میں نیا رواج

آج کل خداوند کی کلیسیا میں نئی نئی طرح کے رواج جاری ہو رہے ہیں۔ زیادہ تر یہ کہ عشاء ربانی کو ایک پیالے سے لینا ایک دوسرے کو بیماری لگ جانیکا اندیشہ جانکر علیحدہ علیحدہ گلاسوں یا مٹی کی کولیوں میں دینا جاری کر دیا ہے۔

پاک کلام میں صاف لکھا ہے کہ اس پیالہ میں سے لفظ پیالہ واحد ہے اور دوسرے یہ کہ اب اس عشاء ربانی کو جاری ہوتے ۱۹۱۰ برس ہو چکے کہ ایک ہی گلاس میں سے ہر ایک مسیحی شریک پیتا تھا۔ تو کیا ۱۹۱۰ برس سے آج تک کوئی آدمی بیمار نہیں ہوا۔ جن سے عشاء ربانی کو اچھے بھلے تندرست آدمی کے ساتھ نہ پیا ہو۔ ایسی کلیسیا سے درخواست ہے کہ آج ہی کون سی بیماری شروع ہو گئی جس سے کہ ایسے نئے رواج جاری کئے جا رہے ہیں۔

پھر اگر اس پیالے کے پینے سے بیماری لگنے کا اندیشہ ہووے تو یہ بات بالکل خلاف کلام پاک کے ہے۔ اس پیالہ کے پینے سے ہر ایک قسم کا گناہ اور ہر ایک طرح کی بیماری دور ہوتی ہے نہ کہ بیماری لگتی ہے

۱۔ پھر یہ کہ کچھ ایمان میں کمزوری معلوم ہوتی ہے

۲۔ اپنے آپ کو امیر جاننے لگے۔

۳۔ قومیت کا لحاظ ہونے لگا۔

عزیز صاحبانوں اور خداوند کے خدمت گزارو ایسے دستور کو جو ہر صورت سے نامناسب ہے کلام کے خلاف درست نہیں کیونکہ اس سے غیر اقوام کو ٹھوکر کا باعث اور سوال کرنے کا موقعہ ملجاویگا۔

جب عشاء ربانی کے پینے میں ایسے ایسے خیالات ہیں تو حقہ کے پان کے اور پانی کے کھانے پینے میں کیوں اعتراض اٹھاتے ہیں۔

میرے خیال میں ایسے رواج کے جاری کرنیوالے پولوس رسول کے خیال کے بالکل برخلاف ہیں۔

زیادہ سلام۔ آپ کا تابعدار

آر۔ جے سالومن آنادو۔ فتح پور بلوچ

بات اور کرامات

ایک قسم کے درخت کشپ راج ہوتے ہیں۔ یعنی پھول تو اُن کے بڑے خوشبودار ہوتے ہیں۔ مگر پھلتے نہیں۔ دوسری قسم کے درخت رسال ہوتے ہیں (جیسے آم) جیسے پھولتے ہیں ایسے پھلتے ہیں۔ تیسری قسم کے درخت پنس (جیسے کٹھل) ہوتے ہیں کہ پھلتے ہیں مگر پھولتے ہیں

پس ہو بہو یہی حال آدمیوں کا ہے کہ ایک قسم کے وہ ہیں جو کہتے ہیں کرتے نہیں۔ دوسری قسم کے وہ ہیں جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں۔ تیسرے وہ آدمی ہیں جو کر کے دکھا دیتے ہیں۔ مگر زبان سے کچھ نہیں کہتے۔

جگو اندرس گشتہ فیض آبادی

انسان بھی ایک چھوٹی دنیا ہے

انسان کو چھوٹی دنیا سے اس سبب سے تشبیہ دے سکتے ہیں کہ جو چیزیں سارے عالم میں ہیں وہ اس میں بھی ہیں۔ اس کے بدن پر رونگٹے اور بال ایسے ہیں جیسے زمین پر نباتات۔ اس کی ہڈیاں ایسی ہیں جیسے کہ زمین پر پہاڑ۔ نسوں کا جال ایسا ہے جیسے دریا۔ خون کو پانی جانو جس کی حرکت و سکون موت و زندگی۔ پیٹ سمندر۔ سانس ہوا۔ آنکھیں آفتاب۔ جن کی پلکوں کا کھلنا اور بند

ہونا رات ودن۔ اس کی خوراک آگ و سردی اور رطوبت بائی وغیرہ۔

(۴)

میں نے مسیح کو کیوں قبول کیا

ناظرین نور افشاں میرے پچھلے مضمون کا تو ملاحظہ کر ہی چکے ہیں۔ جس میں میں نے ترک اسلام پر چند وجوہات پیش کی تھیں۔ میں نے ذکر کیا تھا کہ مجھے اسلام میں کوئی حقیقی شفیع اور بے گناہ منجی نہیں ملا۔ بلکہ جس کو میں دیکھتا ہادی سمجھتا تھا اور یوم النشور کا سہارا جانتا تھا وہ خود خدا سے گناہوں کی مغفرت مانگتا ہے۔ دیکھو سورہ محمدؐ رکوع ۲ کو

پھر سورہ فتاح رکوع اول۔ میں جو نبی اپنے گناہوں سے اس طرح معافی مانگے وہ کس طرح اپنی اُمت کو گناہ سے بچا سکتا ہے۔ اس کے برعکس اس کے جبکہ میں مسیحی کتب کا مطالعہ کر رہا تھا۔ اور انجیل مقدس کو غور کے ساتھ پڑھتا تھا تو مجھے معلوم ہوا کہ بجز خداوند مسیح کے دنیا میں کوئی شفیع اور منجی نہیں۔ کیونکہ وہ بے عیب و گناہ سے خالی تھا۔ اس نے کبھی اپنے گناہوں کی معافی خدا سے نہیں مانگی۔ جس وقت کہ وہ زمین پر تھا تو اُس نے بہت سے لوگوں کے گناہ معاف کئے۔ اور یہ اسبات کا ثبوت ہو کہ وہ گناہوں کے معاف کرنے کا اختیار بھی رکھتا ہے۔ اس نے صاف فرمایا ہے کہ جو مجھ پر ایمان لائیگا وہ ہلاک نہ ہوگا۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے گا۔ اور جس وقت کہ وہ لعازر کی قبر پر گیا اُس نے کہا راہ حق اور زندگی میں ہی ہوں۔

ناظرین انسان جو کہ گناہگار ہے۔ اس کو حقیقت میں ایسے ہی شفیع کی ضرورت ہے۔ جو کہ اس کے گناہوں کے معاف کرنے کا اختیار رکھتا ہو۔ اور جس کی نیک تعلیم پر چلکر ایک گناہگار انسان زندہ ایمان والا بن سکے۔

اگر ہم مصنف قرآن کی تعلیم پر غور کریں۔ تو ہمیں معلوم ہو جاویگا کہ اس میں سوائے بھیانت کی تعلیم کے اور کچھ نہیں پایا جاتا۔

گویا حضرت مکی محض لوگوں کو ڈرانے والے تھے۔ اور ان پر یہ ظاہر کرتے تھے کہ خدا قہار و جبار ہے۔ اور کہ وہ گناہ گاروں کو ظالموں ہی میں رکھتا ہے۔ حضرت مکی نے کافروں و بے دینوں پر جہاد کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ اُن کو اللہ کی راہ میں مارو

برعکس اس کے خداوند مسیح نے گناہ گاروں کو پیار کیا۔ اور ان کو نجات کی وہ خوشخبری سنائی کہ جس کے مان لینے سے ہر ایک گناہگار گناہ سے بچ سکتا ہے۔ اور ہمیشہ کی زندگی پاسکتا ہے۔

مسیح کی تعلیم بھیانک کی تعلیم نہ تھی کہ جس سے انسان کا دل دہل جائے۔ اور وہ اپنے آپ کو مایوس اور دنیا میں بے خدا سمجھنے لگے۔ بلکہ اُس کی تعلیم خوشخبری تھی کہ جس پر عمل کرنے سے گناہگار دوزخ سے رہائی حاصل کر سکتا ہے۔

خداوند مسیح نے صاف کہا کہ میں اس لئے دنیا میں آیا ہوں کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈوں اور بچاؤں وہ گناہگاروں کے بچانے کے لئے آیا اور اُس نے اپنی موت سے خدا کے عدل و محبت کو پورا کیا۔ اور تیسرے دن مرکر قبر سے جی اُٹھا۔ اور خدا کے دہنے ہاتھ سرفراز ہے۔ جہاں سے وہ پھر قوموں کی عدالت کرنے کے لئے آنیوالا ہے۔

بائبل مقدس میں واضح طور سے ان سب باتوں کی حقیقت کھولی گئی ہے۔ اور میں اپنے محمدی بھائیوں سے التماس کرتا ہوں کہ وہ غور کے ساتھ اس پاک کتاب کو پڑھیں۔ تو اُن پر میری طرح یہ تمام راز کھلجاوینگے۔ کیونکہ جب تک کوئی محمدی شخص توریت و انجیل کو قبول نہیں کرتا۔ اور اس کی تعلیم پر قائم نہیں رہتا۔ وہ کسی چیز پر بھی قائم نہیں ہے۔ دیکھو سورہ مائیدہ آیت ۷۰ کو۔

آخر میں میری التماس ہے کہ خدا آپ لوگوں کی ہدایت کرے۔ اور آپ کو حقیقی روشنی میں لے آوے جس سے انسان تاریکی سے رہائی پاتا ہے۔ انسان کے عمل بذات خود بُرے ہیں۔ اور از روئے اعمال کوئی شخص بہشت کا وارث نہیں ٹھہر سکتا۔ اور نجات کو حاصل نہیں کر سکتا چنانچہ ہمارے بابا آدم جن کو خدا نے پاک بنایا تھا۔ وہ بھی اعمال کی رو سے گر گئے اور عدن سے نکالے گئے۔ ہم جو کہ سرشت ہی سے گناہ گار ہیں۔ پھر کتنے زیادہ گناہ میں نہ گرینگے۔ نجات محض خدا کا فضل ہے۔ جو کہ مسیح یسوع کے وسیلے ہر ایک گناہ گار کو مل سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ مسیح پر ایمان لے آوے۔ تاب لودیانوی سے

نہ پھنستا دام شیطاں میں تو دل مجبور کیوں ہوتا۔
نہ چلتا راہ ظلمت میں تو حق سے دور کیوں ہوتا
اُٹھاتا گر نہ تو سنگ گراں عصیاں کا اے انساں
تو دب کر بوجھ سے اس کے یوں چکنا چور کیوں ہوتا
نہ آتا گر جہاں میں ابن اللہ بن کے خود آدم
تو پھر کوئی گناہوں سے کبھو مغفور کیوں ہوتا

خاکسار حکیم نواب الدین کاہنواں والیہ۔
حال مقیم بٹالہ۔

دوسرا سالانہ مسیحی جلسہ لودیانہ

پھر پادری پہیلاس نے انسان کی زندگی کے بڑھنے کے خواص اور ذرائع بتلائے یعنے (۱) تازہ ہوا۔ (۲) عمدہ خوراک (۳) ریاضت (۴) کام۔ ہوا سے مراد روح میں رہنا۔

عمدہ خوراک کلام ہے۔ ریاضت۔ کلام پر غور کرنا اور دعا میں مستعد رہنا۔ اور کام سے مراد ہر ایک نیک کام ہے۔ پھر پادری رلارام نے چند ایک منٹ کے عرصے میں اپنے خیال آمدس اور رائے اعلیٰ سے فرمایا کہ مسیح کے فضل میں ہم کو بڑھنا ہے۔ فضل ہی سے ہم کو کل خوبیاں ملتی ہیں مسیح کو پہچاننا شرط ہے اور روح سے بڑھنا روحانی زندگی کا پہلا اظہار ہے۔

درس از جناب پادری ایچ۔ سی۔ ویلیٹی صاحب مقیم سہارنپور۔

نئی انسان کی زندگی۔ گلتیوں ۲ باب کے آخری حصے میں مرقوم ہے۔ یعنے ۲۰ آیت کو دیکھئے تو لکھا ہے کہ میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا۔ اور اسی پر ایمان لانے سے زندہ اور میں نہیں رہتا بلکہ مسیح مجھ میں رہتا ہے۔ خاص ایمان ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جو خداوند کے ساتھ ہمیں ملاتا ہے۔ اور ہماری ساری خودی۔ خودنمائی۔ خودپرستی اور غرضیکہ خودی کا مادہ اور جوہر مٹاتا ہے۔ پھر پادری پریداس مقیم فیروزپور نے قلسیوں کے تیسرے باب سے پڑھ کر نئے انسان کی زندگی پر چند منٹ کے لئے کہا۔ نئے انسان کی زندگی مسیح کے ساتھ چھپی ہوئی زندگی ہے۔ نئی انسانیت کو پہن کے آنکھیں اوپر کی طرف لگی رہتی ہیں۔ اور دردمندی۔ تحمل اور برداشت اس کے بڑھتے نشان معلوم ہوتے ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ لوگ اس واسطے پہچانینگے کہ تم میں محبت بستی ہے۔ اور یہی محبت مندرجہ بالا خواص کے پانیکا ایک چشمہ ہے۔

خدا کے کلام کا دل میں بسنا ضروری ہے۔ خداوند کی فرمانبرداری کرنا ایک بڑا فرض ہے۔ نئے انسان کی زندگی تضییع اوقات ہونے نہیں دیتی۔

پھر پادری ویلیٹی صاحب نے اپنی زبانِ حال شیریں مقال سے کچھ عرصہ جماعت کو بولنے کا موقعہ دیکر کہا کہ مسیحی زندگی سے مراد اس کی چال چلن ہے۔ فلپیوں کے خط کے پہلے باب اور ۹ آیت میں مرقوم ہے کہ تمہاری محبت زیادہ اور زیادہ معرفت میں بڑھتی جاوے۔ ہاں وہ معرفت جس میں مسیحی زندگی کی چال چلن کا عکس نظر آتا ہے بیج جہاں گرتا ہے وہاں اپنا اثر پیدا کرتا ہے اور سب کچھ پتے پھل وغیرہ اپنا نتیجہ دکھلاتے ہیں۔ ہماری زندگی کا مقصد عمدہ عمدہ باتوں کو پسند کرنا ہے اور اس کے دوبارہ آنے تک صاف دل رہنا ہے۔ اور اسی میں خداوند کا جلال اور بزرگی ہے۔ کلیسیا کے ترقی کرنے کا اعلیٰ ذریعہ یہ کہ ان کلیسیاؤں کا چال چلن زمانہ سلف مقبول ہمارے خداوند یسوع مسیح اور خدا تعالیٰ تھا۔ ایک شخص نے ایک کتاب میں کہا کہ دیکھو ان مسیحی عورتوں کو کہ کیسا ان کا چال چلن ہے!

انتقال پرملال

"وہ بھی سو گیا"

اے ناظرین و شائقین نور افشاں گوہر افشاں آپ کو ایک خبر حیرت انگیز و پُر درد سنا کر آپ کے دلوں کو آتش کدہ بناتا ہوں۔ ہمارے مہربان و قدردان جناب لالہ سکھ دیال صاحب کے صاحبزادے نیک اختر کل بروز جمعہ صبح سوا تین بجے بعارضۂ تپ دق نامراد اس جہان فانی سے کوچ کر باپ کی گود میں جا سوئے اور اپنی محنتوں سے آرام پا کر داغ مفارقت اپنے رشتہ داروں پر چھوڑ گئے مسٹر صاحب دیال متوفی ایک عالم اور عمر کے لحاظ سے ایک فاضل نوجوان تھے۔ آپ نے فورمن کالج میں بی اے کی تعلیم پا تجارت کی طرف دھیان لگایا۔ آپ گاہے گاہے مناریوں اور مدرسوں میں تشریف لے جاتے تھے اور اپنی پُر فصاحت و پُر معنی تقریر سے سامعین کے دلوں میں جگہ کر لیتے تھے۔ آپ کی خوش بیانی کا تذکرہ کرنا زبان قلم سے باہر ہے۔ صرف یہ کہہ کر کہ ہر کہہ و مہ جو آپ سے گفتگو کرتا محظوظ ہو جاتا اکتفا کرتا ہوں۔ اس جوانی کی موت اس عالم جوانی میں جبکہ بہت ضرورت تھی۔ درحقیقت بڑی درد انگیز ہے جو کوئی سنتا ہے ضرور آنسو بہاتا ہو۔ بوقت شام جنازہ ہوا جس پر عیسائیوں کا ایک بہت بڑا گروہ تھا۔ جو صاف ظاہر کرتا تھا کہ یہ جوان کیسا خوش خلیق تھا اور ہر دوست پر کیسا اثر رکھتا تھا۔

لہٰذا یہ خبر وحشت انگیز سنا کر عرض ہے کہ اب سب لالہ جی صاحب اور ان کے رشتہ داروں کو اپنی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے کہ خدا عزوجل ان کو تسلی اور تشفی عطا فرماوے۔

دعاگو بی رام لعل چوپڑہ لاہور۔

وجوہ قبول دین مسیحی محررہ پندرہ ۱۵ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

ایس پی جی مشن روڑکی

اس فقیر (بدنام کنندۂ نکونام چند) چچا ظفرالدولہ نواب محمد فوجدار خاں مرحوم اور ان کے خسر نواب محمد مرتضیٰ خاں مرحوم نے ابتدا عملداری سرکار دولتمدار انگریزی میں ہمرکاب جناب لارڈ لیک صاحب بہادر رہ کر فتوحات ممالک ہند میں حصہ لیا اور برسوں مخالفوں کی چمکتی ہوئی تلواروں کے مار سہنے

پر ہے اور انجام ان دونوں ناموروں کو شراکت ہوکر پرگنہ پول ضلع گوڑگانوہ میں حین حیات جاگیر عطا ہوا۔ کہ جس کی آمدنی تین لاکھ روپیہ سالانہ تھی اور وہ جاگیر اُن کی زندگی کے ساتھ نفع پہونچا کر بعد حسب معاہدہ اپنی اصلی مرکز کی طرف عود کرگئی اور ہم پسماندگان ایک بڑا کنبہ ملازمت اور تجارت نیل وغیرہ سے اپنی گزر کرتے رہے۔ اور خصوصاً میرے پاس ضلع علیگڑھ میں پانچ چھ ہزار سالانہ منافع کی جائیداد تھی کہ جو سال سنہ ۱۸۶۲ء سے سنہ ۱۸۶۷ء تک تجارت نیل کے خسارہ میں تلف ہوگئی اور بوجوہات واقفیت حکام کہ میں ایام غدر سے نیکنام رہا تھا۔ بتوجہ جناب مسٹر ایچ ایم جیمس صاحب بہادر جج ضلع سہارنپور انا سنہ ۱۸۶۸ء میں ناظر مقرر ہوگیا۔ اور بعد چندے وہاں سے چھوڑ کر ریاست لنڈھورہ ضلع سہارنپور میں منصرم ریاست ہوگیا۔ اور دس بارہ برس تک وہاں کام کیا اور وہاں سے چھوڑ کر اپنے اکبر محمد اکبر خاں کے پاس ہانسی ضلع حصار ملک پنجاب میں چلا گیا کہ وہاں اُس کے اور اُس کی زوجہ کے پاس پانچ چار ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی جائیداد موجود ہے۔ اسی زمانہ میں میں نے علم طب بھی دیکھا تھا۔ اس سبب طبابت اور اُس کی جائیداد کا کام کیا۔ اب تخمیناً دو برس سے بہار اس طرف آیا ہوں۔

جب سے مجھے ہوش ہوا اور طبع کی فرصت پہونچی اکثر پادری صاحبان سے میل جول و صحبت اور بات چیت رہی اور اس رد و بدل میں دل نے حقیقت کی تلاش کی طرف قدم بڑھایا اور یہ خیال میں آیا کہ دنیا میں صرف یہ دو دین مسیحیت اور اسلام آدمی کے اختیار کرنے کے لائق معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے میں اس اہم فیصلہ کے لئے کہ ان دونوں دین میں حق کس طرف ہے دو چار جگہ گفتگو کی۔

باقی آئندہ

ملک کنعان کی سیر

جبن پر یہ لکھا تھا کہ صیحون کی بیٹی سے کہو کہ تیرا نجات دہندہ آتا ہے۔ عماوس کا راستہ یروسلم سے نکلکر ایک وادی یا کھڈ میں سے گزرتا ہے جو کہ بہت دشوار گزار ہے بہت پانی گونا پڑتا ہے۔ یہ راستہ قریباً اس قسم کا ہے جیسا کہ نورپور سے چمبہ کو جاتے ہوئے آتا ہے۔ جہاں نالہ چکی کو بار بار گزرنا پڑتا ہے۔ راہ میں ہم کو دو روسی مرد اور دو عورتیں ملیں جو عماوس کی زیارت کرکے آئے تھے۔ جس مکان میں ہمارا خداوند گیا تھا وہاں اب کوئی مکان نہیں۔ البتہ اس کے اردگرد اور مکان اور گرجے بنے ہوئے ہیں جس راہ سے خداوند اس گھر میں گیا تھا وہ راستہ اب تک ہے۔ یہاں کوئی اور جگہ زیارت کی نہ تھی اس لئے جلدی وہاں سے واپس چلا آیا۔

یریحو

دو گھوڑے کرایہ کئے۔ ترجمان کو ساتھ لیکر یریحو کو روانہ ہوا۔ یافہ دروازہ سے نکلکر یہ سڑک دمشقی دروازہ کو گھوم جاتی ہے۔ اسی راہ میں گتسمنی کا باغ ہے جس کے ساتھ ساتھ راستہ جاتا ہے۔ یہاں سے یہ سڑک کوہ زیتون کی چپلی طرف گھوم جاتی ہے۔ سڑک سے یروسلم کا ذبح خانہ نظر آتا ہے۔ جہاں گوشت کے واسطے بکرے ذبح ہوتے ہیں۔ یہاں سے دس منٹ کے راستہ پر موضع ازراع ہے۔ جس کو بیت عنیا کہتے ہیں جس وقت یہاں سے ذرا آگے بڑھیں تو ایک گرجا ملتا ہے جو اس موقعہ پہ بنایا گیا کہا جاتا ہے جہاں مرتھا خداوند سے ملی تھی یوحنا ۱۱: ۲۰

باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

ہمارے منجی خداوند یسوع مسیح کی حالت کا فوٹو یسعیاہ ۵۳

میرے پیغام پہ اب یقیں یاں کون لایا ہے
ترے دست مبارک کا الٰہی کس پہ سایہ ہے۔

زمین خشک سے سرسبز ہوکر باغ عالم میں
وہ کونپل کی طرح دیکھا تو کیسا پھوٹ نکلا ہے

نہ دیکھی کوئی خوبی اُس شکل مہر میں ہرگز۔
نگاہ ڈالیں جو ہم اس پر نہ چہرہ ایسا بالا ہے

نمائش سے صفا دیکھا اُسے یاں مثل آئینہ
یہ ظاہر جمیع عالم نہ ہم نے اس کو پایا ہے۔

ذلیل و خوار ہے وہ بے نہایت اہل عالم میں
وہ مرد اک آشنائے رنج و غم دنیا میں ٹھہرا ہے

ہوئے روپوش اس کے چہرہ تنویر سے مردم
نہ کی کچھ قدر ہم نے اس کی نہ کچھ رتبہ جانا ہے

ہمارے سب غموں کا بوجھ رکھا اپنی گردن پر
ہماری سب مشقت کو وے سر پہ اُٹھایا ہے

یہ جانا حال ہے ہم نے اسے دلا اتنا
ہمارے ہی گناہوں کے سبب آہ اس کو کچلا ہے

ہمارا حال عالم اک اسی غصہ سے رہتا تھا۔
اسی کے مار کھانے سے ہمارا حال چنگا ہے

ہوئے گم گشتہ ہم سب بیک راہ مثل بھیڑ و بکے
ہر اک اپنی ملی خواہش سے اپنی راہ کو اُٹھا ہے

اسی پہ ہم گنہگاروں کی بدکاری گئی لادی
ہوا وہ غم زدہ مظلوم منہ لیکن نہ کھولا ہے۔

رہا وہ بے زباں مثل ذبیحہ برہ کے قائب
سیاست گو ہوئی اس پہ وہ لب نہ ہلایا ہے

(ثاقب لودیانوی)

مضامین

فرمانبرداری

(ماخوذ از برہمہ پرچارک)

فرمانبرداری دہرم کی پہلی شرط ہے۔ دنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اس قانون کے بغیر کام نہیں چلتا کیا آفتاب اور کیا ماہتاب اور کیا ستارے غرض قدرت میں ہر ایک چیز اس قانون کے مطیع نظر آتی ہے۔ فرمانبرداری کا خیال کرتے ہی ہمیں یہ ماننا پڑتا ہے کہ کچھ قوانین ہیں اور ان قوانین کا کوئی بنانے والا ہے اور ان کی فرمانبرداری کرنی ضروری ہے۔ مدرسوں کالجوں میں جو افسران قانون بتاتے ہیں ان کے مطیع رہنا پڑتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ لڑکے جو چاہیں سو کریں جس وقت چاہیں آئیں جس وقت چاہیں جائیں۔ جب تک بہت پابندی اور باقاعدگی کے ساتھ درسگاہوں کے قواعد کی پابندی نہ کی جائے ہرگز انتظام درست نہیں ہو سکتا اسی طرح فوجی قواعد کی اگر سپاہی لوگ پابندی نہ کریں تو سخت گڑبڑ ہو جائے اور انتظام میں سخت خرابی پیدا ہو جائے۔ اسی طرح دہرم کے بھی چند قواعد ہیں جب تک انسان ان کا پابند نہ ہو اپنی زندگی کو ان کے مطیع نہ کر دے۔ اس وقت تک کسی قسم کی روحانی ترقی متصور نہیں

باقی آئندہ

انتخاب اخبارات

بہرے اور گونگوں کا مدرسہ

یہ سکول کئی سال سے کلکتہ میں قائم ہے اور بہت ہی مفید کام کر رہا ہے حال میں اس کا سالانہ جلسہ ہوا جس میں مہاراجہ صاحب دربھنگہ صدر نشین تھے۔ اس مدرسہ میں ۸۰ بہرے اور گونگے طلبا ہیں۔ ان طلبا کے علاوہ معمولی لکھنے پڑھنے کی صنعت و حرفت کا کام بھی سکھایا جاتا ہے۔ اور ان طلبا نے اس کام میں بہت نمایاں ترقی کی ہے ایک زمانہ تھا جبکہ اندھے لنگڑے۔ لولے۔ بہرے اور گونگے لوگ بالکل نکمے سمجھے جاتے تھے۔ اور یہ خیال تھا کہ پرمیشور نے ان کے کسی گذشتہ پچھلے جنم کی سزا دیکر ان کو بہرا۔ اندھا۔ گونگا وغیرہ پیدا کیا ہے اور اسی خیال سے ان کی طرف کچھ توجہ نہیں دیجاتی اور ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے لیکن اب یہ سمجھا جاتا ہے خواہ وہ جسمانی یا اخلاقی لحاظ سے کیسا ہی نکما کیوں نہ ہو۔ پرماتما کی اولاد ہے اور اس کی روح میں لاانتہا ترقی کی قابلیت موجود ہے۔ اس خیال کی وجہ سے دنیا کے ہر ایک حصہ میں لگاتار یہ کوشش ہو رہی ہے کہ رذیلوں کو ابھارا جاوے۔ پاپیوں کو بچایا جاوے۔ اندھے لنگڑے لولے اور اپاہجوں کو سوسائٹی کا مفید جز بنایا جاوے۔ اسی واسطے بیسیوں غریب خانے اور یتیم خانے وغیرہ کھولے جاتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو دنیا کو اعلیٰ بنانے کے کام میں کم و بیش حصہ لیتے ہیں۔ پرماتما کرے ہم سب انسانی روح کی عظمت کو سمجھیں اور انسانوں کے اعلیٰ بنانے میں مددگار ہو سکیں۔ (برہمو پرچارک)

سچائی جان بچا دیتی ہے

ہر مذہب کی یہ تلقین ہے کہ سچ بولا جائے۔ مگر ملک کی بدقسمتی سے افراد ملک کو جھوٹ کا ایسا چسکا پڑ گیا ہے کہ جس کی حد نہیں۔ مگر پھر بھی زمانہ نیکوں اور سچ بولنے والوں سے خالی نہیں مندرجہ ذیل واقعہ نے اس زمانہ میں بھی ثابت کر دیا

راستی موجب رضائے خداست

کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

جنوبی امریکہ کی سچائی کا ایک واقعہ ہے کہ کسی سولجر کے ہاتھوں کسی دوسرے کو گولی لگ گئی جس سے وہ بیچارا مر گیا جس وقت سپاہیوں کی بندوقوں کی پڑتال ہونے لگی۔ تو اس سپاہی نے جس کی گولی سے شخص مذکور مر گیا تھا۔ صاف طور پر اس امر کا اقرار کیا کہ صاحب سچی بات تو یہ ہے کہ میری بے احتیاطی سے گولی چل گئی میں نے بندوق چلانے سے پہلے دیکھا نہیں کہ وہ خالی تھی یا بھری ہوئی۔ چنانچہ افسران بالادست نے اس کی سچائی کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کیا کہ چونکہ اس نے بدنیتی سے گولی نہیں چلائی اس لئے اسے بری کیا جاوے۔

اب جبکہ اس روشنی کے زمانہ میں بھی سچائی کی فتح ثابت ہوگئی تو اہل ملک کو اپنے مذاہب کی تلقین کے مطابق دروغ گوئی ترک کر کے سچائی اختیار کرنی چاہئے (میونسپل گزٹ صدائے ہند)

گئوہتیا کے متعلق مارواڑیوں کی درخواست

جو بلوہ پچھلے دنوں کلکتہ میں عید کے روز مارواڑیوں اور مسلمانوں کے درمیان ہوا تھا۔ اس کی ناگوار حالات سے پبلک واقف ہیں۔ بلوہ کے متعلق ذکر کرتا ہوا اخبار سیاست لکھتا ہے کہ مارواڑیوں نے گورنمنٹ کی سیوا میں یہ

یہ درخواست دی ہے۔

یہ بات غلط ہے کہ مسلمانوں میں گائی کی قربانی ہمیشہ سے چلی آتی ہے۔ کیونکہ جہاں تک ہم کو اس کا گیان ہے اسلام میں اس کی سخت مخالفت ہے مسلمان گئو ہتیا کو مذہبی رسم قرار دیکر بے وجہ ہندؤوں کے دلوں پر چوٹ لگاتے ہیں۔ اور اس رسم سے سوائے دل آزاری کے اُن کو اور کچھ مقصود نہیں۔ ہندو پتیر ازیں اسباب کا ثبوت دے چکے ہیں۔ اور اب ہم پھر اسباب کا ثبوت دیتے ہیں کہ گئو ہتیا کی وجہ سے مصیبتیں اور تکلیفیں پیش آتی ہیں۔ جن کو ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ مسٹر راجہ غیرہ کا قول ہے کہ گئو ہتیا بقر عید میں کچھ لازمی نہیں۔ اور ہم نے اس کا ثبوت قرآن شریف سے بھی دیا تھا۔ دہلی کے واقعات سورج کی طرح سے روشن ہیں۔ جس کی تائید حضور امیر کابل نے کی تھی۔ اگر وچار سے دیکھا جاوے تو مسلمان اس رسم کو اپنے مذہب کے خلاف کرتے ہیں اور غلطی پر ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کے نبی کے قول کو اسباب کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ جس کو ہم نے ازمایانہ سے لیا ہے۔ کہ خدا ان لوگوں کے گناہ معاف نہیں کریگا۔ جو گائیوں کو ذبح کرتے ہیں۔ درخت سے پھل توڑ کر بغیر اجازت کے کھاتے ہیں۔ شراب پیتے ہیں۔ جو سورج چڑھنے کے بعد سو کر اٹھتے ہیں جو صاف ظاہر ہے کہ مسلمان صرف کھانے کے واسطے گائیوں کو مارتے ہیں اور یہ کوئی ایسی دلیل نہیں جو مانی جاوے۔ ہم کو جانوروں اور گائے کے گوشت کھانیکی سخت مخالفت ہے اور یہ رسم ہمارے دہارمک نیم کے بالکل خلاف ہے۔ گائے کا گوشت بالکل نفرت پیدا کرنے والا اور اس سے جسم میں کئی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور یہ گوشت بکری کے گوشت سے زیادہ گرم ہوتا ہے۔ جس سے دماغ کو تکلیف پہونچتی ہے۔ اور انسان کوڑھ کی مرض میں پھنس جاتا ہے۔ ہم یہ بھی سنتے ہیں کہ دو معزز مولوی فتوٰی دیتے ہیں کہ گائے ذبح کرنا قانون قدرت کے خلاف ہے مولوی عبدالغنی اور سید محمد لکھنوی کی اس معقول رائے سے ہم بھی متفق ہیں اسلئے ہم پرارتھنا کرتے ہیں کہ گئو ہتیا سے مسلمانوں کو باز رکھا جاوے تاکہ آئیندہ ایسے جھگڑے پیدا نہ ہوویں　　(آریہ گزٹ)

حضرت محمد صاحب کیا تھے {پچھلے دنوں حضرت محمد کا

جنم دن لنڈن میں منایا گیا۔ مسٹر شیلڈ ایک نو مسلم یورپین نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

حضرت محمد صاحب ہی پہلے شخص تھے جو ایک مذہب ایک حکومت اور ایک قوم کے بانی تھے۔ اور اُس کے ساتھ ہی آپ ایک ایسی کتاب کے مصنف تھے۔ جو کہ مقدس کتاب کتاب الصلوٰۃ اور کتاب قوانین ہونے کا فخر رکھتی ہے۔ ماسوائے اس کے آپ ایک ایسے پیغمبر تھے جو کہ شاعر فلسفی وغیرہ ہونے کے علاوہ ایک مدبر اور بادشاہ بھی تھے۔

غریب نو مسلم نے تو اپنی ناواقفیت چھپانے اور حاضرین کو خوش کرنے کے لئے حضرت محمد صاحب کو سب اوصاف سے متصف قرار دیدیا۔ لیکن یہ تعریف اُلٹی پڑی کیونکہ افغان لکھتا ہے۔

اُس تقریر میں قابل بیان یہ بات ہے کہ مسٹر شیلڈ دیکھ کر یورپین ہونے کی وجہ سے صرف اپنی ہی غلط تاریخوں پر عبور ہے۔ اور انہوں نے اسلامی تاریخوں کا مطالعہ نہیں کیا ہے ورنہ اُنکو معلوم ہو جاتا۔

پیغمبر خدا اپنی ذات سے بانئے اسلام تھے۔ نہ وہ قرآن شریف کے مصنف تھے۔ نہ مقنن تھے نہ مدبر ملک تھے نہ فلسفی اور شاعر تھے۔ نہ بادشاہ بلکہ وہ محض اُمّی تھے۔ خدا کے بندے تھے۔ اور اس کے رسول۔

اب سوال یہ ہے کہ ہم کس کو باور کریں۔

کیا بابا نانک مسلمان تھے {ہندو سیوک سبھا لاہور

نے بذریعہ ذیل رجسٹری نوٹس ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نو مسلم کو دیا ہے کہ آپ کی کتاب موسومہ چولا گرو نانک یا لیکچر نمبر ا بابا نانک کا مسلمان ہونا بوعدہ انعام دو ہزار روپیہ کو شروع سے اخیر تک مطالعہ کیا ہے۔ اس کتاب کے نفس مضمون سے ہمیں قطعی اختلاف ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ مبلغ دو ہزار روپیہ کسی بنک میں جمع کرا دیں تاکہ ہم اسباب کو ثابت کریں کہ تم نے جو رائے متعلق سری گورو نانک دیو جی مہاراج قایم کی ہے وہ قطعی غلط ہے۔ اگر تم نے عرصہ دو یوم کے اندر روپیہ جمع نہ کرایا تو یہ سمجھا جاویگا کہ تم نے یہ کتاب محض ہندو قوم کی دل آزاری کے لئے شایع کی ہے۔ اور حسب منشا قانون تم پر باقاعدہ استغاثہ کیا جاویگا۔ اس حالت میں کہ تم روپیہ جمع کرا دوگے۔ ہم تمہاری تحریر کا چوبیس گھنٹے کے اندر جواب تحریری دینگے فیصلہ کے لئے ایک عیسائی پادری صاحب مقرر کئے جاوینگے۔ جنکا فیصلہ قطعی اور ناطق ہوگا۔ دیکانش

منگلور سے ایک افسوسناک غرقابی کی خبر موصول ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے مسز مارگن مع اپنے سوتیلے بیٹے مسٹر مارگن اور مسٹر ہیکاک کے جو وہاں کے پورٹ افسر ہیں منگلور سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر الال میں غسل کرنے گئیں۔ گرتے ہوئے وقت وہ گہرے پانی میں چلی گئیں اور غرق ہوگئیں۔

گلدستۂ اخبار

موضع گل گرام ضلع نیا میں ایک لڑکی اور عورتوں کی سوتے سوتے یکایک آنکھ کھل گئی - تو انہوں نے ۱۰ چوروں کو مکان میں داخل ہوتے دیکھا - اور یہ چاروں عورتیں ایک دم چوروں پہ ٹوٹ پڑیں اور جو چیز ان کے ہاتھ آئی وہی چیز چوروں پہ رسید کی - ان ضربات سے ایک چور کا بازو کٹ گیا اور باقی ۔۔ اکامال نیکرو ہاں سے بھاگ گئے - ٹھیک اسی طرح کا واقعہ کرسنا چاک ضلع گستائی بارہ پور میں بھی گذرا اور عورتوں نے دلیری سے چوروں کے ہاتھوں اپنے گھر کا مال محفوظ رکھا -

حضور ویسرائے نے ایک ۱۰ فٹ ناپ کا شاندار شیر نر شکار کیا - واضح رہے کہ یہ ہز اکسیلینسی کا پہلا شکار ہے -

شہنشاہ کی پوشاک - موجودہ قیصر ولیم بانی جرمنی کے پاس ۵۰۰ قسم کی نادر پوشاکیں ہیں - اور سال بھر میں وہ ایک دفعہ ہر ایک لباس کی باری آتی ہے -

شکاری سوٹ دلباس بھی ۲۰ طرح کے ہیں بعض دنوں میں دن بھر میں ۱۲ دفعہ شہنشاہ کپڑے تبدیل کرتے ہیں -

پنجاب کی یادگار شاہی کے لئے لاہور میں دیوان رتن چند کی سرائے بھی قیمتاً حاصل کی جاویگی - اس سرائے کے موقعہ پر زنوں کے مکانات تعمیر کرینگے ۹۰ ہزار کی قیمت کمیٹی نے تخمینہ کی ہے -

دربار دہلی کے متعلق ایک ڈاکخانہ متصل اسٹیشن ریلوے ہوگا چٹھی رسانی موٹر کاروں پر کیجاویگی -

نبدوبست گورداسپور کے مسو سنگھ کی بیوہ کو گورنمنٹ انڈیا نے ۲۵۰۰ روپیہ مرحمت کردیا -

پنڈت گیا پرشاد سب انسپکٹر آگرہ کی نوعروس دلہن کے کپڑوں میں آگ لگ جانے سے جل مریں -

کلکتہ میں جعلی نوٹوں کا مقدمہ ۵ مئی کو پیش ہوگا - پولیس ایک ہزار نوٹ بنانے کے آلات ہاتھ آئے -

---

ضرورت

ایک خادم الدین کو منفصل ذیل نیک صفات والی جورو کی تلاش ہے -

اولاً - کہ وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو -

ثانیاً - خاندان کے لحاظ سے اعلیٰ حسب ونسب ہو -

ثالثاً - عمر میں ۳۰ سال سے کم نہ ہو -

رابعاً - کنواری ہو

خامساً - مشنری کام کے لئے غیرت مند ہو -

اس کے متعلق تمام خط وکتابت ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئے -

المشتہر - پادری جی - ولسن - مظفر نگر انچارج آر پی مشن -

ضرورت

ذیل کے ۲ ملازموں کی گڈ سیمرٹین ہاسپٹل جہلم پنجاب کیلئے ضرورت ہے -

۱ - ایک مسیحی کمپونڈر عورت شہر کی ڈسپنسری کیواسطے -

۲ - ایک شادی شدہ مسیحی عورت خواہ کمپونڈر یا نرس کا کام جانتی ہو ایک برانچ ڈسپنسری کیلئے درکار ہے -

سائلہ اپنی اپنی درخواستیں ذیل کے پتے پر جلد ارسال فرماویں -

المشتہر - ڈاکٹر ونی فریڈ میشن گڈ سیمرٹین ہاسپٹل جہلم پنجاب -

اشتہار

کمترین بذریعہ اس اشتہار کے عرض پرداز ہے کہ فدوی کی زوجہ کا کچھ عرصہ سے انتقال ہو چکا ہے - اور اب ارادہ شادی کرنے کا ہے - اگر کسی مسیحی بھائی کو کوئی ایسی لڑکی جس کا چال چلن عمدہ ہو اور کم از کم مڈل پاس ہو - اگر زیادہ ہو تو بہتر - قابل شادی معلوم ہو تو بندہ کو مطلع کرے -

کمترین کی عمر اس وقت ۳۵ سال کی ہے اور پہلی بیوی کا کوئی بچہ نہیں ہے اور مشاہرہ ۴۵ روپیہ ماہوار ہے - اور شادی کے بعد زیادہ ہونے کی امید ہے پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ میں بطور مستری کے ملازم ہوں - اگر دیگر حالات معلوم کرنے مطلوب ہوں تو ذیل کے پتہ پر خط وکتابت ہو سکتی ہے -

بطور اطلاع یہ بھی پیشتر سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ میں سننے کی طاقت سے محروم ہوں لیکن بذریعہ تحریر کے اپنا مطلب بخوبی نکالتا ہوں

المشتہر - مستری چند سنگھ معرفت پی ڈبلیو ڈی مشن لاہور

ضرورت

۱ - ایک اینگلو ورنیکلر پرائمری مڈل اسکول کیلئے ایک ہیڈ ماسٹر درکار ہے کم از کم ایف - اے پاس ہو جس نے سکینڈ لنگوایج اُردو یا فارسی لی ہو تنخواہ ۴۰ روپیہ ماہوار لائق شخص کو دیجائے گی -

۲ - ایک اسسٹنٹ ماسٹر اینگلو ورنیکولر پرائمری اسکول کیلئے درکار ہے مسیحی کو ترجیح دیجائیگی تنخواہ ۲۰ روپیہ ماہوار ہوگی - یہ دونوں آسامیاں ماہ جون ۱۵ سنہ ۱۹۱۱ء تک پر ہونگی -

درخواست کنندگان ذیل کے پتہ پر درخواستیں معہ سندات بھیجیں -

المشتہر - پادری ٹی ڈبلیو - ای گارڈنر کرسچن مہوبا یو - پی -

۲-بڑے حروف والی جلد کپڑا عہ/ +
۳-چھوٹے حروف اور پتلی جلد ۸/ +

۱-بیداری کی گیتیں رومن اُردو ا/ +
۲-بھجن و غزلیں فارسی اُردو- ا/ +
۳- ایضاً گورمکھی ا/ +
۴-غذائے رُوح (صفدر علی) ۸/ +

صحت کی ہدایت

۱-ہدایت تیمارداراں

یہہ کتاب رومن اُردو میں شایع ہوئی ہی جو اس ملک کے تمام ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک ہو رہی ہی-یہہ کتاب ہر ایک گھرانے کے لئے ایک عمدہ ہدایت نام ہی جو مطالع سے ظاہر ہوگا قیمت صرف عہ

۲-تاریخ طاعون-اُردو

یہہ نہایت مفید کتاب ہی-یہہ مرض جو فی ماہ ...۶۰۰۰ آدمیوں کو ہلاک کر ڈالتا ہی ایک مہلک وباہی-اس کتاب میں نصیحت ہی کہ اس سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے-قیمت صرف-۶ پائی +

۳-دائی گری

من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو عا

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہی-ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہی اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہئے

۴-اصلاح حفظان صحت ا/ +

گھر کے واسطے لائبریری

تواریخ بائیبل
مسیح کی تعلیم
حیات مسیح
یسوع مسیح کی موت
مسیح دین اور اخلاق
پاسٹر شی
مسیح کا نمونہ
عزت بے مثال
تلاش حق
جاپان کے حالات

یہہ کتابیں اکٹھی سات روپیہ میں مل سکتی ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سنڈے اسکول کے سبق

تصویردار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ایک روپیہ عہ محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق -

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ۵ کا فی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہو - پادری ہنری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں - اور اُن کیساتھ انڈین ڈیلی رڈنگ ریسوایشن کی تلاوت کی فہرستیں چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ بائبل کی تعلیم کے واسطے سب سے عمدہ سبق ہیں ان کا سلسلہ ایسا چلتا ہو کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے - یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہو اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہو کہ تمام مشن اسکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں - کئی ایک مشن اسکول اس کا استعمال کر رہے ہیں - پر ہمارا مطلب ہو کہ تمام سکولوں میں ان کا رواج ہونا چاہیے - کیونکہ یہ ازحد مفید ہیں +

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں درخواست پر پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی - ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہو - سال بھر کی قیمت پیشگی لیجاویگی وی - پی کے ذریعہ سے +

قوت کی گولیاں

دن آگئے جلد منگائیے

ڈاکٹر برمن کی تیار کردہ (قوت کی گولیاں) ۳۲ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں - طاقت دینے والی مشہور دوائیں فاسفورس اشکنیہ دواملا کر یہ گولیاں بنی ہیں - مغز پٹھے رگ اور خون کو طاقت دینے کا دعوی رکھتی ہیں ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز میں فائدہ ظہور میں آتا ہو - بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی معلوم ہونے لگتی چہرہ پر رونق اور جوانی میں ضعیفی کی حالت ہوگئے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہو قیمت ۳۰ گولیوں کی شیشی ہفتہ دوہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵ر

امتحانا نمونہ کی گولیاں بلا قیمت دیجاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے فائدہ دکھاتی ہیں ضرور امتحان کیجئے اگر آپ بلاقیمت انکی آزمائش کرنا چاہیں تو صرف محصولڈاک کیواسطے دو پیسہ کا ٹکٹ بند لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں درخواست اور اپنے نام و پتہ صاف طور پر لکھئے پتہ لکھنے میں مقام وڈاکخانہ وضلع لکھئے

المشتھر :- ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

پرفضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں سعہ - خرچ خوراک سعہ فیس جماعت فی ماہ صر اگر دو طالبعلم ایکہی خاندان کے ہوں للعہ یازدہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا - کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرونول وکریم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہی قیمت کرشا للعہ سو ماعہ گرونول مزید دریافت حال کے لئے مینجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہو - اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ادہر سی میں اس فنڈ نے ۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپیے چندا اس فنڈ میں دیا ہو اور قریباً آدھ لاکھ روپیے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہو ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہوسکتا ہو اور نئے پراسپیکٹس (اُردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۱ صہ

ہندوستان وپنجاب معہ ۲ ے

غیر ممالک سے ۲ ے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	مے
چوتھائی کالم	صر	مے	للعہ
نصف کالم	مے	للعہ	صعہ
پورا کالم	للعہ	صعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ما

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا -

نوٹ :- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر ومینجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی براڈ زچھپا